بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

فون نمبر ۹۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم جمعہ

ایڈیٹر روشن دین تنویر

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۵۸/۲۳	۲۳ محرم ۱۳۸۹ ۱۱ شہادت ۱۳۴۸ ہش ۱۱ اپریل ۶۹ء	نمبر ۸۲

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

ریا سے بڑھ کر نیکیوں کا دشمن کوئی نہیں اس سے سب نیکیاں جل جاتی ہیں

خوش قسمت وہ انسان ہے جو ریا سے بچے اور جو کام کرے خدا کیلئے کرے

”کسی انسان کے اندر اس مرتبہ اور مقام کا پیدا ہونا (کہ انسان دوسروں پر اپنی نیکیوں کا اظہار نہ کرے) چھوٹی سی بات نہیں اور نہ ہر شخص کو یہ مقام میسر آتا ہے۔ یہ حالت اس وقت پیدا ہوتی ہے جب انسان کامل طور پر اللہ تعالیٰ کے وجود اور اس کی صفات پر ایمان لاتا ہے اور اس کے ساتھ ایک صافی تعلق پیدا ہوتا ہے۔ دنیا اور اس کی چیزیں اس کی نظر میں فنا ہو جاتی ہیں اور اہل دنیا کی تعریف یا مذمت کا اسے کوئی خیال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ اس مقام پر جب انسان پہنچتا ہے تو وہ فنا کو زیادہ پسند کرتا ہے۔ اور تنہائی اور تخلیہ کو عزیز رکھتا ہے۔

غرض بدیوں کے ترک پر اس قدر ناز نہ کرو۔ جب تک نیکیوں کو پورے طور پر ادا نہ کرو گے اور نیکیاں بھی ایسی نیکیاں جن میں ریا کی ملونی نہ ہو اس وقت تک سلوک کی منزل طے نہیں ہوتی۔ یہ بات یاد رکھو کہ ریا حسنات کو ایسے جلا دیتی ہے جیسے آگ خس و خاشاک کو۔ میں تمہیں سچ سچ کہتا ہوں کہ اس مرد سے بڑھ کر مرد خدا نہ پاؤ گے جو نیکی کرتا ہے اور چاہتا ہے کہ کسی پر ظاہر نہ ہو۔

جو شخص خدا تعالیٰ سے پوشیدہ طور پر صلح کر لیتا ہے۔ خدا تعالیٰ اسے عزت دیتا ہے۔ یہ مت خیال کرو کہ جو کام تم چھپ کر خدا کے لئے کرو گے وہ مخفی رہے گا۔ ریا سے بڑھ کر نیکیوں کا دشمن کوئی نہیں۔ ریا کار کے دل میں کبھی ٹھنڈ نہیں پڑتی ہے جب تک کہ پورا حصہ نہ لے لے۔ مگر ریا ہر مال کو جلا دیتی ہے اور کچھ بھی باقی نہیں رہتا۔ خوش قسمت ہے وہ انسان جو ریا سے بچے۔ اور جو کام کرے وہ خدا تعالیٰ کے لئے کرے۔ ریا کاروں کی حالت عجیب ہوتی ہے۔ خدا تعالیٰ کے لئے جب خرچ کرنا ہو تو وہ کفایت شعاری سے کام لیتا ہے لیکن جب ریا کا موقعہ ہو تو پھر ایک کی بجائے سو دیتا ہے اور دوسرے طور پر اسی مقصد کے لئے دو کا دینا کافی سمجھتا ہے۔ اس لئے اس مرض سے بچنے کی دعا کرتے رہو۔“

(ملفوظات جلد ہشتم صفحہ ۳۴۹ و ۳۵۰)

اخبار احمدیہ

ربوہ ۱۰ شہادت۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ۔ احباب حضور ایدہ اللہ کی صحت و سلامتی کے لئے التزام سے دعائیں کرتے رہیں۔

ربوہ ۱۰ شہادت۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کو سر درد سے اب نسبتاً افاقہ ہے۔ احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔ کہ اللہ تعالیٰ حضرت سیدہ مدظلہا کو اپنے فضل سے صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ اور آپ کی عمر میں بے انداز برکت ڈالے۔ آمین

لاہور۔ مکرم بشیر الحق صاحب ابن محترم حاجی نصیر الحق صاحب مرحوم عرصہ سے پتہ میں شدید درد نیز جگر اور آنتوں میں سوزش کی وجہ سے شدید بیمار ہیں۔ اور میو ہسپتال لاہور میں داخل ہیں۔ اب اطلاع موصول ہوئی ہے۔ پتہ کا اپریشن ہوا ہے ضعف بہت زیادہ ہے۔ احباب جماعت درد دل سے دعا کریں۔ کہ اللہ تعالیٰ اپنے خاص فضل و رحم سے اپریشن کو کامیاب کرے اور مکرم بشیر الحق صاحب کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے آمین

ایک ضروری گزارش اور درخواست دعا

حضرت سیدہ ام مظفر احمد صاحبہ مدظلہا ربوہ

جیسا کہ سب عزیزوں اور احباب جماعت کو علم ہے میں کافی عرصہ سے بیمار ہوں گھر کے تمام کاموں کی ذمہ داری گھر کے قدیمی خادم بشیر احمد پر ہے۔ بعض عزیز اور ملنے والے بشیر احمد کو اپنے ذاتی کام سے ربوہ سے باہر بھجوا دیتے ہیں۔ جس کی وجہ سے مجھے بہت تکلیف ہوتی ہے۔ اس لئے میں اس اعلان کے ذریعہ سب عزیزوں اور ملنے والوں سے درخواست کرتی ہوں کہ آئندہ بوجہ علالت میری مجبوری کو مدنظر رکھتے ہوئے بشیر احمد کو ذاتی کام سے ربوہ سے باہر ہرگز ہرگز مت بھیجیں۔ جزاکم اللہ۔

آخر میں سب بھائی بہنوں سے بہت درخواست کرتی ہوں کہ مجھے اپنی خاص دعاؤں میں ہر وقت یاد رکھیں۔ خدا تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ آپ سب کا ہر لحاظ سے دین و دنیا میں حافظ و ناصر ہو آمین

(ام مظفر احمد ”البشریٰ“ ربوہ)

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ

مورخہ ۱۱ شہادت ۱۳۴۸ ہش

تبلیغ و اشاعت

— (سلسلہ کے لئے دیکھیں الفضل ۹ شہادت) —

دوسری طرف اللہ تعالیٰ نے جو مجددین کا وعدہ فرمایا ہے۔ اگرچہ وہ سلسلہ بھی باقاعدہ چلتا رہا ہے۔ مگر مسلمانوں میں عقائدی انتشار کی وجہ سے باوجود تجدیدی سلسلہ کے مسلمان ایک رشتہ میں منسلک ہونے میں ناکام رہے۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا جس کا ہم گزشتہ اداریہ میں ایک صاحب کی رائے کے حوالہ سے پیش کر چکے ہیں۔ کہ آج کے ماحول میں حضرت عمرؓ جیسا انسان تو کیا پیدا ہوگا کوئی صالح بھی اپنی صالحیت قائم نہیں رکھ سکتا

اصل بات یہ ہے کہ مختلف اقوام کی تہذیبوں نے بھی مسلمانوں کے ذہنوں پر بڑا اثر ڈالا ہے۔ ایک طرف یونانی فلسفہ اور دوسری طرف ہندی ویدانت اثر انداز ہوئی ہے۔ ان مختلف فلسفوں نے آخر شیخ مبارک اور اس کے پسران ابوالفضل اور فیضی جیسے آزاد خیال پیدا کر دیئے۔ جنہوں نے ایک نیا دین دین الٰہی کے نام سے ایجاد کیا۔ اور مغل شہنشاہ اکبر کو اس کا مرکز بنانے کی کوشش کی۔ جس کے چنگل سے اللہ تعالیٰ نے اسلام کو حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ کو مبعوث کر کے آزاد کرایا۔ جن کے بعد حضرت ولی اللہ شاہ اور ان کے بعد حضرت سید احمد بریلوی علیہ الرحمۃ فائز ہوئے۔

حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ کے زمانہ ہی سے مغرب سے انگریز اپنی نئی تہذیب جو ایک پہلو سے عیسائیت اور دوسرے پہلو سے الحاد کو اپنے دامن میں لئے ہوئے تھی۔ برصغیر ہند میں جو اس وقت دنیا کے ممالک میں خاص پوزیشن رکھتا تھا آ داخل ہوئی۔ اس سائنسی فلسفیانہ تہذیب کا اثر مسلمانوں اور ہندوؤں دونوں پر پڑا چنانچہ مسلمانوں میں سرسید نے اس کا نمونہ پیش کیا ہے۔

ہمارا عقیدہ ہے کہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اللہ تعالیٰ نے اس ظَهَرَ الْفَسَادُ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ کے ماحول میں اسلام کو دنیا کے سامنے از سر نو زمانے کی ذہنیت کے مطابق پیش کرنے کے لئے مبعوث فرمایا ہے۔ چنانچہ آپ نے حالاتِ موجودہ کے مطابق ان تمام ذرائع سے کام لے کر جو ممکن تھے اپنے اس فرض کی ادائیگی میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے کوئی دقیقہ فروگزاشت نہیں کیا

موجودہ زمانہ میں دنیا کا رنگ بدل چکا تھا۔ جہاں تک مذہب کا تعلق ہے دنیا اس حقیقت کو سمجھ گئی ہے۔ کہ جنگ و جدل کی بجائے زبان اور قلم زیادہ کاٹ کرتی ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ یورپ نمایاں طور پر مختلف عیسائی فرقوں کا میدان جنگ بنا ہوا تھا۔ ذرا ذرا سے اختلاف پر حکومتیں اپنے سے اختلاف عقیدہ رکھنے والوں کا صفایا کرنا ضروری خیال کرتی تھیں۔ مختلف عیسائی فرقوں کا عقیدہ یہ تھا کہ کافر کو بالجبر اپنے فرقہ میں لانا ورنہ اس کو مار دینا اس کی روح کی نجات کے لئے ضروری ہے۔ اس غلط نظریہ نے یورپ کو فتنہ و فساد کا گہوارہ بنا رکھا تھا۔ مگر صلیبی جنگوں نے انہیں بیدار کر دیا۔ اور ان میں ایک اتحاد کی رَو چلا دی نئے فلسفہ جس نے یورپ میں احیاء علوم کی تحریک چلائی۔ ان میں باہم رواداری کا جذبہ ابھار دیا۔ چنانچہ صلیبی جنگوں میں مسلمانوں کے خلاف ہر فرقے کے عیسائیوں نے حصہ لیا لیکن میدان جنگ میں مسلمانوں سے شکست فاش کھانے کے بعد انہوں ایک ایسے طریق پر گامزن کر دیا۔ جس سے فرقہ وارانہ جنگیں خود بخود ختم ہو گئیں۔ حکومت کی بنیاد سیکولرزم پر استوار کی گئی۔ اور جس میں مذہبی اختلافات کو دخل کرنے سے تحت*

حدیث النبی صلی اللہ علیہ وسلم

آدابِ مجلس اور ساتھی کے حقوق

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اِذَا عَطَسَ اَحَدُكُمْ فَلْيَقُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ، وَلْيَقُلْ لَهٗ اَخُوْهُ اَوْ صَاحِبُهٗ يَرْحَمُكَ اللّٰهُ - فَاِذَا قَالَ لَهٗ يَرْحَمُكَ اللّٰهُ فَلْيَقُلْ يَهْدِيْكُمُ اللّٰهُ وَيُصْلِحُ بَالَكُمْ

(بخاری کتاب الادب)

ترجمہ:- حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم میں سے کسی کو چھینک آئے تو الحمد للہ کہے اور اس کا بھائی جو یہ سن رہا ہے وہ اس کے جواب میں یَرْحَمُكَ اللّٰهُ کہے یعنی اللہ تعالیٰ تجھ پر رحم کرے۔ اور جب وہ چھینک مارنے والا یہ جواب سنے تو يَهْدِيْكُمُ اللّٰهُ وَيُصْلِحُ بَالَكُمْ۔ یعنی اللہ تعالیٰ تمہیں ہدایت دے اور تمہارے حالات اچھے کر دے۔

م اجتناب کیا گیا۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ عیسائی پادری دنیا کے تمام ممالک میں عیسائیت پھیلانے کے لئے نکل کھڑے ہوئے۔ یہ زمانہ ان کے نئے تہذیب آزمائش کا زمانہ تھا وہ نئی نئی اقوام میں جان پر کھیل کر اپنے مشن قائم کرنے لگے جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ ایک طرف تو یورپ نئے علوم میں ترقی کرنے لگا۔ اور دوسری طرف یورپی عیسائی حکومتیں تمام دنیا کے ممالک پر قابض ہونے کے سامان کرنے لگیں۔ اور تیسری طرف پادری عیسائیت کا جال پُر امن طریقوں سے پھیلانے میں مصروف ہو گئے۔

یورپ کی اس بیداری کا نتیجہ یہ نکلا۔ کہ دنیا کے دور دور کے ممالک کا جن کا پہلے ایک دوسرے کو کوئی علم نہ تھا۔ باہم رابطہ بڑھنے لگا۔ اور تمام دنیا گویا ایک ہی بڑا ملک جس کے کئی حصے ہیں بن گئی۔ (باقی)

آپ کے عزم کی ضرورت

روزنامہ الفضل ایک دینی اخبار ہے۔ اس کا باقاعدگی سے مطالعہ بھی آپ کی دینی معلومات بڑھانے کا بہت بڑا موجب بن سکتا ہے۔ اس لئے ۱۵ پیسے روز کا خرچ کوئی ایسا بوجھ نہیں جو ناقابلِ برداشت ہو صرف آپ کے ارادہ اور عزم کی ضرورت ہے۔

(منیجر الفضل)

○ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کا ارشاد ہے کہ:-

"امانت فنڈ تحریک جدید میں روپیہ جمع کرانا فائدہ بخش بھی ہے اور خدمتِ دین بھی"۔

(دفتر امانت تحریک جدید)

چند تاریخی صداقتیں

جو یہود کے لئے ناقابلِ برداشت تھیں

"عہد کا رسول بنی اسماعیل میں سے آئے گا"

(محترم جناب شیخ عبدالقادر صاحب۔ لاہور)

(۲)

دوسری بات جو کہ بنی اسرائیل پر مخفی تھی۔ کعبۃ اللہ کا مقام اور مرتبہ ہے۔ کعبۃ اللہ خدا تعالےٰ کا اوّلین گھر ہے۔ حضرت آدم علیہ السلام نے وحیٔ خدا کے تحت اس کی بنیاد رکھی۔ مرورِ زمانہ کے باعث جب اس گھر کا نام و نمود مٹ گیا تو خلیل اللہ کو اس کے "قواعد" پر مطلع کیا گیا۔ خلیل اللہ اور ذبیح اللہ نے مل کر والہانہ دعاؤں اور عاشقانہ مناجاتوں کے ماحول میں تعمیرِ نو کی۔ اور لوگوں میں حج کعبۃ اللہ کی منادی کی۔ نسلِ ابراہیم بالخصوص فریضۂ حج ادا کرتی رہی۔ عرصوں سے مستقل آویزش کے باعث بنی اسرائیل جب ایک لمبے عرصہ تک حج کے لئے نہ آسکے تو حضرت داؤد علیہ السلام کو اللہ تعالےٰ نے یروشلم میں ایک گھر تعمیر کرنے کا حکم دیا یہ گھر جو کہ کعبۃ اللہ کا ظل تھا اس مقدس مقام پر تعمیر کیا گیا جہاں بروئے تورات اپنے اکلوتے بیٹے کو قربان کرنے کے لئے باپ نے بیٹے کی گردن پر چھری رکھ دی تھی۔ حضرت سلیمان علیہ السلام نے اس گھر کی تکمیل کی۔ اور اس طرح ہیکلِ سلیمان مرجعِ خلائق بن گئی۔ اس دوران بنی اسرائیل البیت العتیق کے شرف اور مرتبہ کو بھول گئے اور شعائر اللہ کی ساری عظمتیں ہیکلِ سلیمان یعنی مسجد الاقصیٰ کی طرف منسوب کر دیں۔ اور یہ بات بھی بھول گئے کہ ہیکل کی اساس حضرت اسماعیل علیہ السلام کی قربانی کی جگہ پر اٹھائی گئی۔ علماء بنی اسرائیل نے تورات میں ذبیح اللہ کے باب میں اسمٰعیل کی جگہ اسحٰق کا لفظ لکھ دیا تھا اس طرح بنی اسرائیل اور بنی اسمٰعیل میں سیاسی اور مذہبی منافرت انتہاء کو پہنچ گئی۔

ان حالات میں حضرت مسیح ناصری علیہ السلام مبعوث ہوئے۔ ان پر کعبۃ اللہ کی عظمت منکشف ہوئی۔ انہوں نے بتایا کہ ذبیح اللہ حضرت اسمٰعیل علیہ السلام ہیں عہد کا رسول بنی اسرائیل سے نہیں بلکہ بنی اسمٰعیل سے مبعوث ہوگا۔ بنی اسرائیل ان باتوں کو سننے کے لئے تیار نہیں تھے اپنے خاص شاگردوں پر آپ نے البیت العتیق سے وابستہ شعائر کی عظمت واضح کی۔

اناجیل میں اس قسم کے حوالے تو ملتے ہیں کہ ہیکل اُفتادہ چھوڑ دی گئی یہاں اینٹ پر کوئی اینٹ باقی نہیں رہے گی۔

"دیکھو تمہارا گھر تمہارے لئے ویران چھوڑا جاتا ہے"

لیکن خدا تعالےٰ کے ابدی گھر کا کوئی ذکر نہیں۔ یہ ذکر ہمیں ابتدائی عیسائیوں کی سریانی مناجات میں ملتا ہے۔ ان مناجات میں حضرت مسیح علیہ السلام دنیا سے مخاطب ہیں۔ ایک جگہ لکھا ہے:۔

تیرا گھر تو وہ ہے اے
میرے خدا! جسے تُو نے
اس وقت تشکیل دیا
جبکہ دوسرے شعائر معرضِ
وجود میں بھی نہیں آئے
تھے۔ پس جو بڑا ہے
اس کی جگہ وہ شعائر
نہیں لے سکتے جو کہ
شرف اور مرتبہ میں
اس سے چھوٹے ہیں۔

بنی اسرائیل یہ غلطی کرتے تھے کہ وہ ساری عظمتیں ہیکلِ سلیمان کی طرف منسوب کر دیتے تھے۔ اس غلطی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا:۔

کوئی انسان مجاز نہیں کہ وہ خدا تعالےٰ کی مقدس جگہ کو تبدیل کر دے۔ یہ ممکن بھی نہیں کہ وہ اسے بدل سکے۔ اور اسے کسی دوسری جگہ لے جائے کیونکہ ایسا کرنے کا اسے کوئی اختیار نہیں۔

(The Lost Books of The Bible see odes of Solaman No IV)

تاریخ کلیسا میں لکھا ہے کہ ابتدائی عیسائی یہ سمجھتے تھے کہ یروشلم اور ہیکل کی تباہی سے یہودیت کا خاتمہ ہو گیا[۱]

لیکن میں کہتا ہوں کہ اس سے زائد شاگردوں کے خاص حلقہ میں یہ امر متعارف تھا کہ کعبۃ اللہ البیت العتیق ہے اور ابدی خدا کا گھر ہے۔

مکاشفات یوحنا عارف میں ہے:۔

"پھر میں نے ایک نئے آسمان اور نئی زمین کو دیکھا کیونکہ پہلا آسمان (موسوی شریعت) اور پہلی زمین (امت اسرائیل) جاتی رہی تھی اور (روحانیت کا مخزن) سمندر بھی نہ رہا۔ پھر میں نے شہر مقدس نئے یروشلم کو آسمان پر سے خدا کے پاس سے اترتے دیکھا وہ اس دلہن کی مانند آراستہ تھا جس نے اپنے شوہر کے لئے سنگار کیا ہو۔

(مکاشفات $\frac{21}{1-2}$)

پھر لکھا ہے کہ اس مقدس شہر میں حواریانِ مسیح کے نام لکھے ہوئے تھے اور برّہ یعنی مسیحا نے بھی اس میں مقام کیا۔ اس کشف کی تعبیر کیا ہے؟ نئے یروشلم سے مراد مکہ معظمہ ہے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے کشفی نظر میں دیکھا کہ حضرت مسیح ناصریؑ اور حواری حج کے لئے آئے ہیں۔ ان کی تلبیہ کے الفاظ بھی آپ نے سنے گویا یوحنا عارف کے کشف کی تعبیر سید الانبیاءؑ صلے اللہ کے کشف میں موجود ہے:

حدیث کے الفاظ یہ ہیں:۔

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس وادی (ابحہ) میں مجھ سے پہلے ستّر نبی گزرے ہیں۔۔۔ وہ مختلف الفاظ میں تلبیہ کہتے تھے۔۔۔ حضرت عیسٰی کی تلبیہ کے الفاظ یہ تھے:۔

میں حاضر ہوں اے میرے خدا
میں تیرا عبد ہوں۔
تیری بندی کا بیٹا ہوں۔
جو تیرے دونوں بندوں کی بیٹی تھی
میں حاضر ہوں اے میرے خدا

دوسری حدیث کے الفاظ یہ ہیں:۔

حواریوں نے حج کیا تو وہ حرم کی تعظیم میں ننگے پاؤں چلے۔

(اخبار مکہ از ازرقی ۲۲۳ھ صفحہ ۳۷، ۳۸، ۳۶۶)

الغرض حضرت مسیح علیہ السلام کی دعوۃ کی مشکلات میں سے دوسری مشکل یہ تھی کہ آپ کو اللہ تعالےٰ نے بتایا کہ ہیکل بے نام و نمود ہو جائے گی اور کعبۃ اللہ خدا تعالےٰ کا ابدی گھر ہے۔

تحریفاتِ تورات

تیسری اہم بات جو کہ پیغمبرِ ناصرہ کی دعوت کے راستہ میں سنگِ گراں تھی۔ ایسی تحریفات ہیں جو کہ آپ کے عہد تک تورات میں ہو چکی تھیں۔ آپ کا دعویٰ تھا کہ حقیقی تورات کا ایک شوشہ بھی میں تبدیل کرنے کا مجاز نہیں لیکن علمائے بنی اسرائیل نے تورات میں جو

[۱] تواریخ مسیحی کلیسیا از پادری ڈبلیو۔ پی ہیرس ص ۹۶

باطل عقائد اور ناروا باتیں داخل کر دی ہیں وہ خدائی الہام میں انسانی پیوند ہیں۔ ان کی تصدیق کسی صورت میں بھی میں نہیں کر سکتا۔

خطبات کلیمنٹائن ابتدائی عیسائیوں کی اہم دستاویز ہے۔ اس میں لکھا ہے کہ ہمیں اور ہمارے پیغمبر کو وہ نگاہِ بصیرت دی گئی جس سے ہم تورات کے محرّفہ حصول کو صاف پہچان لیتے ہیں۔ پھر لکھا ہے کہ تورات میں ایسے بھی حصے ہیں جن میں اللہ تعالیٰ کی صفاتِ حسنہ کے خلاف باتیں درج ہیں۔ انبیاءِ کرام کی شان میں ناروا باتیں کہی گئیں۔ آدم کے متعلق لکھا ہے کہ وہ گناہ میں ملوّث ہوا۔ نوح کے متعلق لکھا ہے کہ وہ شراب سے بدمست ہوا۔ لوط کی بیٹیوں کا حیاسوز قصہ درج ہے۔ اس قسم کے سب واقعات خدائی الہام میں باطل اضافہ ہیں۔ انبیاء معصوم ہوتے ہیں۔ اس قسم کی کفریات ان کی طرف منسوب کرنا بڑا ظلم ہے۔ الغرض اس تاریخی دستاویز میں واضح طور پر یہ بات درج ہے کہ تورات محرّف و مبدّل ہے۔ پطرس کہتے ہیں کہ یہ باتیں اگر برملا کہی جائیں تو یہودی برافروختہ ہو جاتے ہیں۔ ان کا پارۂ اشتعال انتہا کو پہنچ جاتا ہے اس لئے یہ باتیں ہم عوام کے سامنے بیان کرنے سے احتراز کرتے ہیں۔ ہاں موقع اور مناسبت کی رعائت سے ان کے اظہار سے چوکتے بھی نہیں۔ پھر لکھا ہے کہ ہمارے پیغمبر اسی لئے مبعوث ہوئے

کہ وہ تورات کے حقیقی اور محرّفہ متن سے ہمیں مطلع کریں۔ ہمارے پاس وہ کسوٹی اور نگاہِ انتخاب ہے جس سے ہم حق و باطل میں فرق کر سکتے ہیں۔

آج سے اٹھارہ سَو سال پہلے کی یہ دستاویز تورات کے متعلق حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور حواریانِ مسیح کے موقف کو واضح کرنے والی ہے۔

اس کی تائید انجیل برنباس سے بھی ہوتی ہے۔ اس انجیل میں حضرت مسیح علیہ السلام کے خطبات درج ہیں۔ جگہ جگہ آپ نے تحریفاتِ تورات کو بے نقاب کیا ہے لیکن عوام کے سامنے نہیں بلکہ خاص حلقۂ احباب میں۔ فرمایا:۔

اگر موسیٰ کی کتاب، ہمارے باپ داؤد کی کتاب سمیت جھوٹے فریسیوں اور فقیہوں کی انسانی روایتوں کے ساتھ فاسد نہ کی جاتی تو خدا تعالیٰ ہرگز مجھ کو اپنا کلام عطا نہ کرتا۔

(فصل ۱۸۹)

الغرض حضرت مسیح علیہ السلام نے جو یہ فرمایا کہ بہت سی باتیں مَیں نے تمثیلوں میں پیش کی ہیں۔ کیونکہ بنی اسرائیل میں سُننے کی تاب نہیں لیکن نبیٔ موعود سب باتیں کھول کر رکھ دے گا۔ اس میں وہ حقائق بھی شامل ہیں جن کا مَیں نے اُوپر ذکر کیا ہے۔

خلیفۂ وقت ایدہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد

اور

احمدی نوجوانوں کا خصوصی فرض

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے ۲۲ر شہادت ۱۳۴۵ہش (اپریل ۶۶ء) کو تحریکِ جدید دفترِ سوم کا اجراء فرما کر نئے احمدی احباب اور نئی احمدی نسل کے لئے حصولِ ثواب کے بیش از بیش مواقع فراہم فرما دیئے۔ حضور پُرنور ایدہ اللہ تعالیٰ دفترِ سوم کا افتتاح کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

" تمام جماعتوں کو ایک باقاعدہ مہم کے ذریعہ نوجوانوں، نئے احمدیوں اور نئے کمانے والوں کو دفترِ سوم میں شمولیت کے لئے تیار کرنا چاہیئے۔ دوست جانتے ہیں کہ جہاں ہر سال خدا تعالیٰ کے فضل سے جماعت بڑھتی ہے اور نئے احمدی ہوتے ہیں وہاں ہزاروں احمدی ایسے بھی ہوتے ہیں جو نئے نئے کمانا شروع کرتے ہیں۔ یہ ہماری نئی پود ہے اور ان کی تعداد کافی ہے کیونکہ بچے جوان ہوتے ہیں تعلیم پاتے ہیں اور پھر کمانا شروع کرتے ہیں اور باہر سے بھی ہزاروں کمانے والے احمدیت میں شامل ہو رہے ہیں۔ اس طرح ہمیں کافی احمدی مل سکتے ہیں جو دفترِ سوم میں شامل ہوں "

" سو یکم نومبر ۱۹۶۵ء سے دفترِ سوم کا اجراء کیا جاتا ہے "

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے تحریکِ جدید کے دفترِ سوم کے سالِ نو کا اعلان کرتے ہوئے احمدی نوجوانوں سے جو توقع وابستہ فرمائی ہے۔ وہ حضور کے اپنے الفاظِ مبارک میں یہ ہے:۔

" آئندہ نسل کے دل میں خدمتِ اسلام اور انفاق فی سبیل اللہ کا جذبہ تیز کریں اور اللہ تعالیٰ ہماری کوششوں کو کامیاب کرے تو ان (دفترِ سوم کے مجاہدین) کی تعداد تین ہزار سے بڑھ کر پانچ ہزار تک پہنچ جائے گی میرے اندازے کے مطابق یہ تعداد بہت بڑھ سکتی ہے لیکن اس زاویۂ نگاہ سے کہ ہماری یہ پہلی کوشش ہوگی۔ مَیں نے صرف پانچ ہزار تک کہا ہے ویسے اگر جماعتیں کوشش کریں تو اسے آسانی سے دس ہزار تک لے جا سکتی ہیں لیکن اس تعداد کو پانچ ہزار تک تو ضرور لے جانا چاہیئے اور ان کے معیار کی اوسط کو بھی چودہ سے بیس (روپے) تک کر دینا چاہیئے۔"

(الفضل ۲۔ نبوت ۱۳۴۷ہش)

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے مندرجہ بالا ارشاد سے تمام احمدی نوجوانوں پر بیش از بیش ذمّہ داریاں عائد ہو رہی ہیں۔ ازبس ضروری ہے کہ ہم میں سے ہر خادم اپنے اردگرد اپنے حلقہ احباب میں، اپنے گھر، اپنے خاندان میں جہاں تک ممکن ہو تمام ایسے اطفال، خدام اور انصار کو جو ابھی تک تحریکِ جدید میں شامل نہیں ہوئے انہیں دفترِ سوم میں شامل ہونے کی تلقین کریں اور وہ عملاً تحریکِ جدید میں شامل ہو جائیں۔ تبھی ہم خلیفۂ وقت کی توقعات پر پورے اُتر کر خدا تعالیٰ کی رضا و خوشنودی کے وارث بن سکتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں حضور ایدہ اللہ کے ارشادات پر پورا اُترنے کی توفیق عطا فرمائے۔

(مہتمم تحریکِ جدید مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

ضروری اعلان برائے توجّہ ناصرات الاحمدیہ

ناصرات الاحمدیہ کا ہر سہ معیار کا امتحان مورخہ ۲۵ر مئی ۱۹۶۹ء بروز اتوار منعقد ہوگا۔ تمام لجنات زیادہ سے زیادہ تعداد میں ناصرات سے امتحان دلوانے کی کوشش کریں۔ جزاکُمُ اللّٰہُ اَحسَنَ الجزاء۔

ناصرات الاحمدیہ کے امتحان کا نصاب رپورٹ سالانہ کے صفحہ ۲۰۱ پر درج ہے۔ تمام سیکرٹری ناصرات الاحمدیہ وہاں سے نوٹ کر لیں۔ اسی طرح رسالہ مصباح بابت ماہ اپریل ۶۹ء میں بھی شائع کرایا گیا ہے وہاں سے بھی دیکھا جا سکتا ہے اگر کسی کے پاس رپورٹ سالانہ نہ ہو تو فوری طور پر خط لکھ کر منگوا لیں۔ قیمت تین روپے ہے۔

(سیکرٹری ناصرات الاحمدیہ مرکزیہ)

درخواستِ دعا

مکرم علیم الدین صاحب جو کہ مجلس خدام الاحمدیہ سرگودہا کے مخلص خادم ہیں کئی ماہ سے بہت بیمار چلے آتے ہیں۔ اپریشن کے لئے وہ لاہور گئے تھے لیکن ڈاکٹروں نے موجودہ کمزوری کی حالت میں اپریشن کرنا مناسب نہیں سمجھا لہٰذا اب وہ واپس سرگودہا آ گئے ہیں۔

احباب دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ انہیں محض اپنے فضل سے کامل صحت عطا فرماوے۔

فضلِ عمر جونیئر ماڈل سکول میں داخلہ

فضلِ عمر جونیئر ماڈل سکول ربوہ کے سالانہ نتائج کا اعلان کر دیا گیا ہے نرسری تا مڈل کلاسز میں داخلہ یکم اپریل ۶۹ء سے شروع ہے۔ خواہشمند احباب اپنے بچوں کو داخل کر کے ادارہ کی خدمات سے فائدہ اٹھائیں۔

ہیڈ مسٹریس

فضلِ عمر جونیئر ماڈل سکول۔ ربوہ

مولوی فضل کریم صاحب مرحوم آف کلکتہ

از مکرم مولوی سید اعجاز احمد مولوی فاضل (مربی سلسلہ احمدیہ) حال میمن سنگھ (مشرقی پاکستان)

جماعت احمدیہ کلکتہ کے ایک مخلص کارکن برادرم مولوی فضل کریم صاحب ابن ڈاکٹر امید علی صاحب مرحوم جو میرے ہم زلف تھے قادیان کے جلسہ سالانہ میں شرکت کی غرض سے کلکتہ کی جماعت کے بعض احباب کے ساتھ قادیان جاتے ہوئے سفر کی حالت میں ہی بعارضہ قلب بیمار ہو گئے اور امرتسر کے سرکاری ہسپتال میں مورخہ ۱۵ جنوری ۱۹۶۹ء اپنے اہل وعیال سے دور غربت کی حالت میں اپنے حقیقی مولیٰ سے جاملے انا للّٰہ وانا الیہ راجعون

قادیان کے درویشوں نے اور جماعت احمدیہ کلکتہ کے مخلص احباب نے مولوی صاحب مرحوم کے امرتسر ہسپتال میں علاج معالجہ اور تیمارداری کے فرائض حسن اسلوبی کے ساتھ انجام دیئے اور مولوی صاحب کی وفات کے بعد ان کی نعش کو قادیان لے جا کر تجہیز و تکفین کے سلسلہ میں بھی جو ضروری امور سرانجام دیئے جس کے لئے ہم ان سب بھائیوں اور بزرگوں سے شکر گزار ہیں۔ خاص طور پر عزیزم سید ظہور احمد صاحب درویش قادیان شکر کے مستحق ہیں جنہوں نے ہسپتال میں دن رات رہ کر مولوی صاحب مرحوم کی خدمت کی۔ فجزاھم اللّٰہ احسن الجزاء۔

مولوی صاحب مرحوم بڑی خوبیوں کے مالک تھے۔ خدمت خلق کے سلسلہ میں وہ بلا امتیاز مذہب وملت ہر مصیبت زدہ کی امداد واعانت کے لئے اپنی زندگی بھر کوشاں رہے۔ اور کلکتہ کے ممتاز مسلمان لیڈر سید بدرالدجیٰ صاحب کے خاص معاونین میں شامل تھے۔ انہیں قدرت کی طرف سے اس قسم کی طبیعت عطا کی گئی تھی کہ ہر مجلس میں وہ جلد ہی گھل مل جاتے اور خداداد حسن اخلاق اور زور بیان سے سب پر چھا جاتے۔ اردو کے علاوہ بنگلہ زبان اور انگریزی میں بھی گفتگو روانی کے ساتھ کر سکتے تھے۔ کلکتہ میں ایک انگریزی فرم میں ملازم تھے۔ اپنے افسروں اور دیگر کارکنوں کے ساتھ اچھے تعلقات رکھتے تھے گاہ بگاہ اپنے انگریز افسروں کو بھی سلسلہ کا لٹریچر مطالعہ کے لئے دیتے اپنے ساتھ کام کرنے والوں میں سے کئی آدمی ان کی تبلیغ سے سلسلہ عالیہ میں داخل ہوئے۔

مولوی فضل کریم صاحب مرحوم ۱۹۲۲ء سے ۱۹۲۷ء تک قادیان دارالامان کے مدرسہ احمدیہ میں تعلیم حاصل کرتے رہے۔ اور مدرسہ احمدیہ میں تعلیم حاصل کرتے رہے۔ اور مدرسہ احمدیہ کے ہوسٹل میں ہی رہتے تھے حضرت مولانا عبدالرحمان صاحب فاضل امیر جماعت احمدیہ قادیان کے خاص شاگردوں میں سے تھے۔ بعد میں اپنے والد صاحب کی وفات اور دیگر خانگی مجبوریوں کی بناء پر قادیان میں اپنی تعلیم جاری نہ رکھ سکے اور واپس اپنے وطن چلے گئے۔ کلکتہ جا کر اپنی تعلیم جاری رکھی اور تعلیم سے فراغت کے بعد ملازمت اختیار کر لی اور مقامی جماعت کے ساتھ منسلک ہو کر سلسلہ کی مختلف خدمات سرانجام دیتے قادیان کے سالانہ جلسہ میں شریک ہوتے بلکہ بعض اوقات اپنے خرچ پر زیر تبلیغ اصحاب کو بھی قادیان کے جلسہ میں لے جاتے جو بیعت کر کے ہی واپس آتے مولوی صاحب مرحوم کی تبلیغ سے درجنوں سعید روحوں کو قبول احمدیت کی سعادت نصیب ہوئی۔ اپنی وفات سے کچھ عرصہ قبل بھی مولوی صاحب مرحوم کی تبلیغ سے کئی بنگالی تعلیم یافتہ نوجوان جو اسکول ٹیچر ہیں بیعت کر کے سلسلہ عالیہ احمدیہ میں داخل ہوئے۔

مولوی صاحب مرحوم ان نواحمدیوں کو اور بعض دیگر زیر تبلیغ غیر احمدی بنگالی نوجوانوں کو قادیان کے سالانہ جلسہ میں شرکت کے لئے اپنے ساتھ لے جا رہے تھے۔ مولوی صاحب چونکہ بنگلہ اور اردو۔ انگریزی اچھی طرح بول لیتے تھے اس لئے ان زیر تبلیغ اصحاب کے سفر میں ہم رکاب رہے تاکہ ان کے شکوک وشبہات کا ازالہ کر سکیں۔ اس آخری سفر میں مولوی صاحب سب کو دن رات تبلیغ کرتے رہے اور دیگر مسافروں میں بھی تبلیغ کا سلسلہ جاری رہا۔ اسی سفر میں لدھیانہ کے قریب پہنچ کر مولوی صاحب کو دل کا عارضہ لاحق ہو گیا اور سخت بیمار پڑ گئے۔ علاج کی غرض سے ریلوے ڈاکٹر کو بلوایا گیا اور ڈاکٹر نے معائنہ کر کے ضروری دوا اور انجکشن دیئے۔ اس حالت میں ہی سفر جاری رکھا گیا۔ اور امرتسر پہنچ کر ان کو سرکاری ہسپتال میں داخل کرا دیا گیا ہم سفر دیگر احمدی دوست اور مولانا شریف احمد امینی صاحب فاضل مبلغ کلکتہ نے ان کی عیادت اور دیکھ بھال میں کوئی کسر نہ اٹھا رکھی فجزاھم اللّٰہ احسن الجزاء۔

امرتسر ہسپتال میں داخلہ کے ساتھ ہی مولوی صاحب کو "آکسیجن" دیا گیا۔ اور ضروری علاج معالجہ کا بندوبست کیا گیا قادیان سے محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب نے بھی ازراہ ذرہ نوازی دل کے علاج کے سپیشلسٹ ڈاکٹر کا انتظام فرمایا جس کے نتیجہ میں کچھ افاقہ بھی ہو گیا۔ قادیان کے جلسہ سالانہ کے موقع پر بھی جملہ حاضرین نے مولوی صاحب کی شفایابی کے لئے خاص طور پر دعائیں کیں۔

اللہ تعالیٰ نے مولوی صاحب کو ایک حد تک شفا عطا فرمائی۔ ڈاکٹر نے پرہیز کھانا بھی تجویز کیا اور وہ ایک دن کے بعد تندرست ہو جانے پر ہسپتال سے رخصت ہو کر اپنے اہل وعیال کے پاس واپس کلکتہ جانے کا پروگرام بنایا گیا۔ اسی دوران میں اچانک پھر دل کا عارضہ عود کر آیا جو پہلے سے ہی خطرناک قسم کا تھا کہ مولوی صاحب نے ۱۵ رجنوری ۱۹۶۹ء کو امرتسر ہسپتال میں اپنی جان کو جانِ آفریں کے سپرد کر دیا انا للّٰہ وانا الیہ راجعون۔

مولوی صاحب کی موت بحالت سفر غریب الدیاری کی حالت میں واقع ہوئی اور یہ سفر بھی قادیان سالانہ جلسہ میں شرکت کے لئے اختیار کیا گیا۔ اسلئے ان کی موت شہادت کی موت تھی۔ موت کے وقت اُن کے اہل وعیال میں سے کوئی بھی ان کے پاس موجود نہ تھے۔ ان کی اہلیہ عزیزہ سیدہ خدیجہ بیگم صاحبہ اپنے دو بچوں کے ساتھ اپنے والدین سے ملنے کے لئے کلکتہ سے مشرقی پاکستان آئی ہوئی تھیں۔ اور باقی سب بچے اور بچیاں کلکتہ میں تھیں۔ مولوی صاحب کی وفات کی خبر جب ان کے گھر کلکتہ میں ان کے بچوں کو ملی تو اس وقت ان بچوں کی والدہ بھی وہاں موجود نہ تھیں جو ان بچوں کو ان کے والد کا سایہ ہمیشہ کے لئے ان کے سروں سے اٹھ جانے پر ان کی تسلی وتشفی دے سکتیں۔

وفات کے کئی روز بعد ان کی اہلیہ بھی واپس کلکتہ پہنچ گئیں اور وہاں پہنچ کر ان کو اپنے شوہر کی وفات کی خبر ملی۔ اس وقت ان کی اہلیہ پر جو گذری ہو گی وہ سب پر ظاہر ہے مولوی صاحب کی وفات کی خبر کلکتہ پہنچنے پر مقامی جماعت کے امیر جناب سید کریم بخش صاحب۔ جناب سیٹھ محمد صدیق صاحب بانی۔ مولوی شریف احمد امینی صاحب فاضل مبلغ سلسلہ اور دیگر احباب نے اور ان کی بیگمات نے بھی مولوی صاحب کے اہل وعیال کی تعزیت اور غمگساری میں کوئی کسر نہ اٹھا رکھی۔ اور ان کے اہل وعیال کی ہر طرح امداد واعانت کا فریضہ ادا کیا۔ جس کے ہم دل سے ممنون ہیں۔ جزاھم اللّٰہ احسن الجزاء

مرحوم کے قریبی رشتہ داروں میں سے کوئی بھی اس وقت ہندوستان میں موجود نہیں ہیں۔ مولوی صاحب کے بڑے بھائی ڈاکٹر فضل الرشید صاحب کراچی میں رہائش پذیر ہیں اور ان کے چھوٹے بھائی سلطان صاحب انگلستان میں ملازم ہیں۔ صرف مولوی صاحب کی ایک بیوہ بہن (ہمشیرہ) مکرمہ نورالنساء صاحبہ کلکتہ میں مولوی صاحب کے ساتھ ہی رہائش پذیر ہیں۔ جن کا اب کوئی بھی آسرا نہیں رہا۔

مولوی فضل کریم صاحب مرحوم نے اپنے پیچھے ایک بیوہ اور چار بچیاں اور تین لڑکے یادگار چھوڑے ہیں۔ جو سب کے سب غیر شادی شدہ اور کم عمر ہیں۔ بڑا لڑکا کلکتہ میں دسویں جماعت میں زیر تعلیم ہے اس خاندان کی کفالت کی ذمہ داری پورے طور پر مولوی صاحب مرحوم پر ہی تھی۔ جن کی وفات کی وجہ سے وہ بھی منقطع ہو گئی۔ صرف اللہ تعالیٰ کی ذات پر ہی اب ان کا سہارا ہے۔

احباب جماعت اور بزرگان سلسلہ سے دردمندانہ التجا ہے کہ وہ مولوی صاحب مرحوم کی مغفرت اور بلندی درجات کے لئے خاص طور پر دعا فرمائیں اور ان کے بے سہارا اہل وعیال کے لئے بھی خاص طور پر دعا فرمائیں۔ کہ اللہ تعالیٰ ان کا کفیل ونگہبان ہو۔ اللّٰھم آمین ثم آمین۔

قائدین مجالس رپورٹ کارگذاری بھجوائیں

ماہ امان (مارچ) ختم ہو چکا ہے۔ لیکن بہت تھوڑی مجالس کی رپورٹیں موصول ہوئی ہیں۔

قائدین مجالس سے گذارش ہے۔ کہ جلد از جلد رپورٹ بھجوا کر ممنون فرمائیں

معتمد مجلس

خدام الاحمدیہ مرکزیہ

وصایا

ضروری نوٹ:۔ مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز اور صدر انجمن احمدیہ کی منظوری سے قبل صرف اس لئے شائع کی جا رہی ہیں تا کہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ دن کے اندر اندر تحریری طور پر مع ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

۲۔ ان وصایا کو جو نمبر دئے جا رہے ہیں۔ وہ ہرگز وصیت نمبر نہیں ہیں۔ بلکہ یہ مسل نمبر ہیں۔ وصیت نمبر صدر انجمن احمدیہ کی منظوری حاصل ہونے پر دئے جائیں گے

۳۔ وصیت کنندگان سیکرٹری صاحبان مال، سیکرٹری صاحبان وصایا اس بات کو نوٹ فرمالیں (سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

مسل نمبر ۱۹۵۴۰

میں محمد نقی الدین ولد عبد الرحیم شاہ صاحب قوم سید پیشہ طالب علم عمر ۱۸ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن میلسی ضلع ملتان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲-۲-۶۸ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں۔ مجھے بیس روپے جیب خرچ ملتا ہے۔ میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اور اگر کوئی جائیداد اس کے پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔

العبد:۔ محمد نقی الدین ولد عبد الرحیم شاہ صاحب میلسی ضلع ملتان۔

گواہ شد:۔ ڈاکٹر عمر الدین صدر و موصیان جماعت احمدیہ ملتان۔

گواہ شد:۔ اسلام الرحمان معرفت چوہدری علی اکبر صاحب ربوہ۔

مسل نمبر ۱۹۵۴۱

میں غلام رسول ولد فضل دین صاحب قوم کشمیری ڈار پیشہ ملازمت عمر ۶۲ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۹۶۸-۶-۱ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں۔ میرا گذارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت ۶۵/- روپے ہے۔ میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔

العبد:۔ غلام رسول مالی معرفت گرلز ہائی سکول ربوہ۔

گواہ شد:۔ ملک محمد رفیق صدر محلہ دار الصدر غربی ربوہ

گواہ شد:۔ عطاء اللہ ایم اے لیکچرار تعلیم الاسلام کالج ربوہ

مسل نمبر ۱۹۵۴۲

میں زبیدہ بیگم زوجہ عبد اللطیف قوم تارڑ جٹ پیشہ خانہ داری عمر تیس سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کوٹ تارڑ ضلع گوجرانوالہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۷-۲-۶۸ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

۱۔ حق مہر وصول شدہ ۰۰-۳۵ روپے

۲۔ زیورات طلائی ۲۵ تولے مالیتی ۳۵۸۸ روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامتہ:۔ زبیدہ بیگم

گواہ شد:۔ عبد اللطیف ولد محمد شریف تارڑ

خاوند موصیہ:۔

گواہ شد:۔ الہ بخش بقلم خود سیکرٹری مال

مسل نمبر ۱۹۵۴۳

میں ممتاز عصمت بنت محمد فیروز صاحب قوم تارڑ جٹ پیشہ خانہ داری عمر ۲۵ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کوٹ تارڑ ضلع گوجرانوالہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۷-۲-۶۸ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

۱۔ زیور طلائی ۲ تولے مالیتی ۵۰-۳۳۶ روپے

۲۔ لیڈی واچ ۰۰-۱۴۰ روپے

کل جائیداد ۵۰-۴۷۶ روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامتہ:۔ ممتاز عصمت بنت محمد فیروز تارڑ

گواہ شد:۔ محمد فیروز تارڑ کوٹ تارڑ

گواہ شد:۔ اللہ بخش سیکرٹری مال

مسل نمبر ۱۹۵۴۴

میں امۃ النصیر انجم بنت پیر صلاح الدین قوم قریشی پیشہ طالب علمی عمر ۱۸ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ملتان۔ ضلع ملتان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۶-۲-۶۸ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں۔ مجھے اس وقت بیس روپے ماہوار جیب خرچ ملتا ہے میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے

الامتہ:۔ امۃ النصیر انجم

گواہ شد:۔ عبد الرحمان خان محلہ قدیر آباد ملتان

گواہ شد:۔ امیر احمد مکان ۱۰۲۶ قدیر آباد ملتان۔

مسل نمبر ۱۹۵۴۵

میں بشریٰ صدیقہ بنت چوہدری رشید احمد صاحب قوم جٹ گوندل پیشہ طالب علمی عمر ۱۷ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دار الصدر غربی ربوہ ضلع جھنگ۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۲-۲-۶۸ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائیداد کوئی نہیں۔ مجھے ۵/- روپے ماہوار جیب خرچ ملتا ہے۔ میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔

الامتہ:۔ بشریٰ صدیقہ ۳۴ دار الصدر غربی الف ربوہ

گواہ شد:۔ عطاء اللہ ایم اے لیکچرار تعلیم الاسلام کالج ربوہ

گواہ شد:۔ ملک محمد رفیق صدر محلہ دار الصدر غربی ربوہ۔

مسل نمبر ۱۹۵۴۶

میں حسین بی بی زوجہ چوہدری محمد صدیق صاحب قوم ونیس پیشہ خانہ داری عمر ۸۵ سال بیعت ۱۹۳۶ء ساکن راولپنڈی ضلع راولپنڈی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۸-۲-۶۸ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے

۱۔ حق مہر وصول شدہ ۰۰-۳۲

۲۔ زیور نقرئی ۸ تولے مالیتی ۰۰-۱۰

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اگر اسکے بعد کوئی جائیداد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو۔ اسکے بعد بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ہوگی۔

اس وقت مجھے مبلغ ۲۰/- روپے جیب خرچ ملتا ہے میں تا زیست اپنی آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامتہ:۔ حسین بی بی - والدہ محمد شفیع اشرف مربی سلسلہ راولپنڈی۔ گواہ شد:۔ قاضی محمد نذیر

گواہ شد:۔ [illegible] راولپنڈی

فہرست عطیہ جات برائے دار الاقامۃ النصرۃ ربوہ

قسط نمبر ۲

مکرمہ ڈاکٹر آصفہ نعیم خان صاحبہ	۵۰ — ۰۰ روپے
مکرمہ بیگم صاحبہ مکرم چوہدری شاہ نواز صاحب	۲۰ — ۰۰ روپے
مکرمہ ڈاکٹر زکیہ شمیم صاحبہ	۱۰ — ۰۰ روپے
مکرمہ بیگم صاحبہ مکرم چوہدری شاہ نواز صاحب کراچی	۲۵ — ۰۰ روپے
مکرم محمد اکرم صاحب محاسب گوجرانوالہ	۱۳ — ۰۰ روپے
مکرم پیر محمد صاحب علی پور چٹھہ	۲ — ۰۰ روپے
مکرم عبد الباسط صاحب	۲ — ۰۰ روپے
مکرم سید شریف احمد صاحب محاسب گجرات	۱۶۰ — ۲۵ روپے
مکرم محاسب صاحب چک ۲۰ ڈیری فارم	۵۱ — ۷۵ روپے
مکرم محمد یعقوب صاحب سیالکوٹ	۲۰ — ۵۰ روپے
مکرم یعقوب علی صاحب گھنوکے ججہ	۱ — ۰۰ روپے
مکرم سلطان احمد صاحب دھدو لبرا	۲۰ — ۰۰ روپے
مکرم میجر محمد طیب صاحب سیالکوٹ	۱۰ — ۰۰ روپے
مکرمہ بیگم صاحبہ مکرم لفٹننٹ کرنل محمد افضال صاحب کھٹی	۲۰۱ — ۰۰ روپے
مکرم عبد الرحمن صاحب راولپنڈی	۴ — ۰۰ روپے
مکرم پیر عبد الرحمن صاحب کیمبل پور	۵ — ۰۰ روپے
مکرم ملک لال خان صاحب ہری پور ہزارہ	۱۰ — ۵۰ روپے
مکرم منور احمد صاحب پشاور	۱۰ — ۰۰ روپے
مکرم چوہدری احسان احمد صاحب بذریعہ حافظ محمد اعظم صاحب	۱۰ — ۰۰ روپے
مکرم حافظ محمد اعظم خان صاحب نسیم	۲ — ۰۰ روپے
مکرم محمد اسماعیل صاحب ذیرے ۔ بنوں	۲۵ — ۰۰ روپے

(نگران دار الاقامۃ النصرۃ ربوہ)

تعمیر مساجد ممالک بیرون میں حصہ لینے والی بہنوں کے لئے خوشخبری

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت بابرکت میں ۳۱ امان ۴۹ ،۱۳۴۸ تک تعمیر مساجد ممالک بیرون پاکستان میں حصہ لینے والی بہنوں کے ناموں کی فہرست مع ان کی مالی قربانیوں کے پیش کی گئی۔ اس فہرست کو ملاحظہ فرما کر حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے اظہار خوشنودی فرماتے ہوئے دعا فرمائی۔

"جزاھن اللہ احسن الجزاء"

اللہ تعالیٰ ہماری سب بہنوں کی مالی قربانیوں کو شرف قبولیت بخشے اور انہیں اور ان کے خاندانوں کو ہمیشہ اپنے خاص فضلوں سے نوازے ۔ آمین ۔

ہماری دیگر بہنوں کو چاہیئے کہ تعمیر مساجد ممالک بیرون پاکستان کے چندہ میں حصہ لے کر اللہ تعالیٰ کی خوشنودی اور اپنے پیارے آقا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی دعائیں حاصل کریں۔

(وکیل المال اول تحریک جدید ۔ ربوہ)

زعماء کرام انصار اللہ کی خدمت میں ایک ضروری گزارش

زعماء کرام انصار اللہ کی خدمت میں نہایت ادب سے میری صرف اتنی درخواست ہے کہ کیا آپ پوری طرح مطمئن ہیں کہ آپ اپنے محبوب آقا ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی اس خواہش کو پورا کرنے کا حق ادا کر رہے ہیں کہ ماہنامہ انصار اللہ ایک بلند پایہ تربیتی رسالہ ہے جسے ہر احمدی گھرانے میں موجود ہونا چاہیئے۔

(اسسٹنٹ مینیجر ماہنامہ انصار اللہ ربوہ)

ضروری اور اہم خبروں کا خلاصہ

مغربی اور مشرقی پاکستان میں گورنروں کا تقرر

راولپنڈی ۔ ۹ اپریل ۔ صدر اور چیف مارشل لاء ایڈمنسٹریٹر جنرل آغا محمد یحیٰی خان نے ایک حکم جاری کیا ہے جس میں کہا گیا ہے کہ زون اے اور زون بی کے مارشل لاء ایڈمنسٹریٹر بالترتیب مغربی اور مشرقی پاکستان کے گورنروں کے فرائض بھی انجام دیں گے اور انہیں وہی حیثیت حاصل ہوگی جو صوبائی گورنر کو حاصل ہے اس حکم کے مطابق زون اے کے مارشل لاء ایڈمنسٹریٹر لیفٹیننٹ جنرل عتیق الرحمن مغربی پاکستان اور زون بی کے مارشل لاء ایڈمنسٹریٹر میجر جنرل مظفر الدین مشرقی پاکستان کے گورنر کی حیثیت سے کام کریں گے ۔

صدر جنرل یحیٰی کے نام ترکی کے صدر کا پیغام

اسلام آباد ۹ اپریل ۔ ترکی کے صدر جودت سونائے نے اس بات کا اعادہ کیا ہے کہ ترکی آئندہ بھی پاکستان کی بدستور حمایت کرتا رہے گا ۔ انہوں نے صدر جنرل اے ایم یحیٰی خان کو صدارت کا عہدہ سنبھالنے پر ایک پیغام بھیجا ہے ۔ جس میں انہیں اس عظیم کام میں کامیاب و کامران ہونے کی دعا کی گئی ہے ۔ صدر محمد یحیٰی کو ترکی کے صدر کا پیغام ۲ اپریل کو ترکی کے سفیر مسٹر علی ہنگایا نے دیا تھا ۔ جو اشاعت کے لئے کل جاری کیا گیا ہے پیغام میں کہا گیا ہے مجھے آپ کی طرف دوستانہ تعلقات بدستور قائم رکھنے اور دونوں برادر ملکوں کے مابین قریبی روابط کو فروغ دینے کی یقین دہانی پر بے پناہ مسرت ہوئی ہے ۔ ترکی اور پاکستانی قومیں روحانی تاریخی اور ثقافتی رشتوں میں ایک دوسرے سے منسلک ہیں اور یکساں نصب العین اور اخلاقی اقدار پر یقین رکھتی ہیں ۔ جنہیں مضبوط تعلقات کی ناقابل شکست بنیاد کی حیثیت حاصل ہے ۔ یہی بنیاد ان کے مابین آئندہ دائمی دوستی ، اتحاد اور تعاون کے فروغ کی ضمانت ہوگی ترکی اور پاکستان نے ایک دوسرے کا بڑے مشکل وقت میں ساتھ دیا ۔

ذاتی مکان ہونے کے باوجود حکومت سے کرایہ وصول کرنے والے ملازم

لاہور ۹ اپریل ۔ حکومت مغربی پاکستان نے ایسے تمام سرکاری ملازمین کے بارے میں سروے کرنے کا فیصلہ کیا ہے جن کے پاس ملازمت کے مقام پر اپنا ذاتی مکان موجود ہے مگر انہوں نے اسے کرایہ پر اٹھا رکھا ہے اور خود حکومت سے کرایہ وصول کر رہے ہیں ، سرکاری ملازمین سے اس سلسلے میں حلف نامے طلب کر لئے گئے ہیں ۔ جو جائداد کی دوسری تفصیلات کے ساتھ حکومت کو بھیجے جائیں گے ۔

ایک اندازہ کے مطابق صرف لاہور شہر میں تقریباً تین ہزار سرکاری ملازمین ایسے ہیں جن کے پاس اپنے ذاتی مکان موجود ہیں مگر انہوں نے انہیں کرایہ پر اٹھا رکھا ہے اور غلط اطلاعات فراہم کر کے خود حکومت سے کرایہ وصول کر رہے ہیں ۔ جو ناجائز اقدام ہے اور حکومت کو دھوکہ دینے کے مترادف ہے سرکاری قواعد کے مطابق صرف وہ ملازمین کرایہ وصول کرنے کے حقدار ہیں جن کے پاس اپنا کوئی مکان جائے ملازمت پر نہیں ہے ۔ اور وہ کرایہ کے مکان میں رہ رہے ہیں ۔

میٹرک اور انٹرمیڈیٹ کے امتحانات

لاہور ۹ اپریل ۔ ثانوی تعلیمی بورڈ لاہور کے اعلان کے مطابق میٹرک کے ۱۹۶۹ء کے سالانہ امتحانات ۲۰ ۔ ۲۱ مئی ۱۹۶۹ء سے شروع ہوں گے اور انٹرمیڈیٹ کے امتحانات ۲۲ جولائی ۱۹۶۹ء سے شروع ہوں گے اعلان میں بتایا گیا ہے کہ بعد کے ضمنی امتحانات ۵ اگست ۱۹۶۹ء سے شروع ہوں گے ۔

بواسیر کے لئے تیر بہدف پائلز کیور ۱۶/

پمفلٹ اور نمونہ کی دوا مفت منگوائیں ۔

ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی ربوہ

درخواست دعا

میرا چھوٹا بھائی بعارضہ بخار خسرہ بیمار ہے اس کی صحت یابی و درازی عمر کے لئے دعا کی درخواست ہے ۔ (عبد المجید راشد چک ۲۰۸ مراد تحصیل چشتیاں)

۲۔ میری پھوپھی جان اہلیہ چوہدری غلام دستگیر صاحب آف لائل پور ایک عرصہ سے بیمار چلی آ رہی ہیں ان دنوں طبیعت زیادہ ناساز ہے انکی شفا کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا کی درخواست ہے (قمر احمد شہید ۱۶ دار الیمن شرقی ربوہ)

اسلامی مہر کے متعلق دو غلط فہمیوں کا ازالہ

موصی احباب کی توجہ کے لئے ایک ضروری بات

(محترم مولانا ابو العطاء صاحب فاضل)

اسلام میں رشتۂ نکاح کے لئے مہر کو لازمی قرار دیا گیا ہے۔ قرآن مجید میں اس کیلئے فریضۃ کا لفظ استعمال ہوا ہے۔ مہر خاوند کی مالی حیثیت کے مطابق بتراضیٔ فریقین مقرر ہوتا ہے۔ اس لئے ذریعہ سے بیوی کی مستقل مالی حیثیت کی بنیاد رکھی جاتی ہے اور یہ تسلیم کیا جاتا ہے کہ عورت اپنے اموال کی خود مالک ہے اور اسے اپنے اموال میں تصرف کا پورا حق حاصل ہے۔ مال کے ذریعہ سے بہت سی نیکیوں کے بجالانے کی توفیق ملتی ہے اسلام نے نیکیوں کے حصول میں مرد و عورت کو یکساں تحریک کی ہے اور مواقع فراہم کئے ہیں۔

حق مہر کے متعلق عوام میں دو غلط فہمیاں ہیں جن کا ازالہ ضروری ہے۔ (۱) ایک تو یہ ہے کہ لوگ سمجھتے ہیں کہ مہر ادا کرنا ضروری نہیں ہوتا یہ عرف کاغذی اقرار ہے۔ عام طور پر مرتے وقت خاوند اور بیوی مہر کی معافی کا معاملہ اٹھاتے ہیں۔ خاوند پہلے فوت ہو تو اسے مہر معاف کر دیا جاتا ہے اور بیوی پہلے فوت ہو تو وفات کے وقت اس سے مہر معاف کرنے کے لئے کہا جاتا ہے اور معافی حاصل کر لی جاتی ہے۔ یہ طریق صریح طور پر غیر اسلامی ہے۔ مہر کا تقرر ادا کرنے کے لئے ہوتا ہے، معاف کرنے یا کرانے کے لئے نہیں ہوتا۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مہر کی ادائیگی کو اہم ترین حقوق میں سے قرار دیا ہے یہ ایک قرض ہے جو خاوند کے ذمہ واجب الادا ہوتا ہے۔ ہاں شرعاً یہ جائز ہے کہ جس طرح دوسرے قرضخواہ اپنے مقروض کو معاف کر سکتے ہیں اسی طرح بیوی بھی اپنے خاوند سے رقم وصول کرنے کے بعد محبت و گھریلو حالات کی بنا پر اسے لوٹا سکتی ہے۔ پوری یا ادھوری رقم واپس کر سکتی ہے۔ قرآن مجید میں مذکور ہے کہ اگر بیویاں خوش دلی سے ایسا کریں تو یہ رقم خاوند لے سکتے ہیں اور اپنے تصرف میں لا سکتے ہیں۔ سوائے اس استثنائی صورت کے ہر حال میں مہر کی ادائیگی لازم اور واجب ہے۔ ہر مسلمان پر فرض ہے کہ وہ اس اہم اسلامی فریضہ کو ادا کرے اور آخری وقت کا انتظار نہ کرے بلکہ جب بھی توفیق ملے مہر کی ادائیگی کر دینی چاہیئے۔ عرب ممالک میں تو بالعموم رخصتانہ سے پہلے مہر ادا ہونا ضروری سمجھا جاتا ہے اور ایسا ہی ہوتا ہے۔

(۲) مہر کے سلسلہ میں دوسری غلط فہمی عوام میں یہ ہے کہ سوا بتیس روپے شرعی مہر ہے۔ نامعلوم اس غلط فہمی کی کیا بنیاد ہے۔ قرآن مجید میں تو صریح ذکر ہے کہ ڈھیروں ڈھیر سونا بھی مہر میں دیا جا سکتا ہے۔ نیز یہ کہ نکاح کے بعد بھی فریقین، خاوند اور بیوی، باہمی رضامندی سے مہر کی رقم کم یا زیادہ کر سکتے ہیں۔ غریب خاوند کی طرف سے مہر اسکی آمدنی کے مطابق مقرر کیا جائے گا اور مالدار خاوند کی طرف سے مہر اسکی مالی حیثیت کے مطابق تجویز ہوگا پس مہر خاوند کی مالی حیثیت کے مدنظر مقرر ہوتا ہے اور یہ بیوی کا پہلا حق ہے جس کا خاوند اقرار کرتا ہے اور اس کی ادائیگی کی ذمہ داری قبول کرتا ہے۔ اعلان نکاح کے ساتھ ہی مہر کا بھی اعلان ہو جاتا ہے شریعت نے مہر کے متعلق اصولی ہدایت دے دی ہے۔ مہر کے طور پر از خود کوئی رقم معین نہیں کی اس لئے سوا بتیس روپے کو شرعی مہر سمجھنا ایک غلط فہمی ہے جس کا ازالہ ہونا ضروری ہے۔

اس سلسلہ میں ایک اور خرابی بھی دور ہونی لازمی ہے اور وہ یہ ہے کہ بعض لوگ محض دکھاوے کے طور پر مہر میں بڑی بڑی رقمیں مقرر کر لیتے ہیں ان کا اعلان بھی ہو جاتا ہے، حالانکہ نہ خاوند اس رقم کو ادا کرنے کی نیت رکھتا ہے اور نہ بیوی کی طرف سے اسے واجب الوصول گردانا جاتا ہے۔ یہ ایک قسم کا فریب بن جاتا ہے جس سے بعد ازاں بہت سی خرابیاں پیدا ہوتی ہیں۔ مہر اسی قدر مقرر کرنا چاہیئے جو حقیقی مہر ہو۔ یعنی خاوند اسے ادا کرنے کا عزم رکھتا ہو اور بیوی اسے واجب الوصول سمجھتی ہو۔ اسی موقعہ کے لئے اللہ تعالےٰ نے فرمایا ہے وقولوا قولاً سدیداً کہ پختہ اور کھری بات کیا کرو۔ کسی قسم کا ایچ پیچ نہیں ہونا چاہیئے۔ تکلف اور ریاء کو اسلام سخت ناپسند کرتا ہے۔

نظام وصیت میں جو موصی خواتین شامل ہیں ان کی وصایا کو دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ بعض احمدی خواتین کا مہر نہایت قلیل ہوتا ہے اور خاوند نے وہ رقم بھی ادا نہیں کی ہوتی۔ وہ قواعد وصیت کے مطابق یہ تحریر لکھ دیتا ہے کہ دسویں حصہ یا حصہ وصیت کا مہر میں سے ادا کرنے کا میں ذمہ دار ہوں۔ ان تحریرات کو دیکھ کر بار بار خیال آتا ہے کہ اپنے ان احباب کو توجہ دلائی جائے کہ وہ اپنی بیویوں کے پورے حق مہر کی ادائیگی کی طرف جلد توجہ فرمائیں تاکہ بیویاں خود اپنے ہاتھ سے حصہ وصیت بھی ادا کر کے ثواب لیں اور دوسرے نیکی کے کاموں میں بھی حصہ لے سکیں۔ اسی مناسبت سے یہ توجہ دلانا بھی موزوں ہے کہ اگر کسی وجہ سے شروع میں مہر تھوڑا مقرر ہوا تھا اور اب مالی حیثیت بڑھ گئی ہے تو قرآنی روح کے مطابق مہر میں اضافہ کر دینا عین مناسب ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس کی توفیق بخشے۔ آمین۔

ضروری تحریک

(محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب چیف میڈیکل آفیسر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

خاکسار پہلے بھی بذریعہ الفضل احباب جماعت کی خدمت میں درخواست کر چکا ہے کہ غریب و نادار مریضان کے علاج کے لئے کچھ عرصہ سے رقوم کم آ رہی ہیں اور اس کی وجہ سے ڈر ہے کہ یہ نہایت بابرکت کار ثواب کہیں بند نہ کرنا پڑے۔ اب پھر احباب کی خدمت میں خاکسار درخواست کرتا ہے کہ احباب جماعت زیادہ سے زیادہ صدقات کی رقوم اس غرض کے لئے ارسال فرمائیں نیز خاکسار یہ بھی تحریک کرتا ہے کہ جو صاحب حیثیت دوست ہیں اس کار خیر میں ماہانہ رقوم التزام سے بھجواتے رہیں۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء

دعائے مغفرت

میری والدہ محترمہ فاطمہ بیگم صاحبہ زوجہ شیخ فضل کریم صاحب مرحوم اکونٹنٹ جنرل خزانہ عامرہ حیدر آباد دکن مورخہ ۸ اپریل ۱۹۶۹ء کو یونائیٹڈ کرسچن ہسپتال لاہور میں شام کے چھ بجے انتقال کر گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

مرحومہ کا جنازہ اسی رات ایمبولینس کار کے ذریعہ ربوہ لایا گیا۔ نماز جنازہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے بعد نماز ظہر مسجد مبارک میں پڑھائی۔ مرحومہ چونکہ موصیہ تھیں اس لئے ان کی نعش کو بہشتی مقبرہ میں سپرد خاک کیا گیا۔ قبر پر محترم مولانا ابو العطاء صاحب نے دعا کرائی۔

احباب جماعت کی خدمت میں درخواست ہے کہ دعا کریں کہ خدا تعالےٰ مرحومہ کو جنت الفردوس میں اعلےٰ مقام عطا کرے۔ اور ہم سب پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق عطا کرتے ہوئے دین و دنیا میں ہمارا حافظ و ناصر ہو۔ آمین۔

(شیخ عبد الرشید۔ چوبرجی پارک۔ لاہور)

اعلانِ نکاح

میری نواسی عزیزہ امۃ الشافی سلمہا بی اے بنت چوہدری ارشاد احمد صاحب مرحوم کا نکاح چوہدری طاہر احمد صاحب بی۔ ایس۔ سی۔ شیزان انٹرنیشنل لمیٹڈ لاہور ابن چوہدری حفیظ احمد صاحب مرحوم کے ہمراہ ۳۱ امان ۱۳۴۸ مطابق ۳۱ مارچ ۱۹۶۹ء کو بعد نماز عصر محترم مولانا ابوالعطاء صاحب نے چھ ہزار روپیہ حق مہر پر پڑھا۔ عزیزہ امۃ الشافی مکرم چوہدری شبیر احمد صاحب وکیل المال تحریک جدید کی بھتیجی ہے۔

بزرگان سلسلہ اور احباب جماعت کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ اس رشتہ کے دونوں خاندانوں کے لئے بابرکت اور مثمر ثمرات ہونے کے لئے دعا کریں۔

(چوہدری علی محمد بی اے۔ بی ٹی۔ ربوہ)

درخواست دعا

خاکسار کو ایک پریشانی درپیش ہے۔ احباب جماعت و بزرگانِ سلسلہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ اس سے نجات بخشے۔ آمین

چراغ دین احمدی

قلعہ صوبھا سنگھ ضلع سیالکوٹ

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴